اَلْقَوْلُ الْفَصِيحُ فِي قَبْرِ الْمَسِيحِ

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Vist Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

پیش لفظ

آج کل ذُرّیّتِ مرزا(مرزا کی اولاد) کا زور بڑھتا جارہا ہے اور عوام کے سامنے اپنی تحقیق کی ڈینگیں مارتے (اپنے دعوؤں کو بڑھا چڑھا کے بیان کرتے) پھرتے ہیں کہ مسیح بِن مریم علیٰ نَبِیّنا وعلیہِ الصّلوٰۃ و السّلام جب فوت ہوگئے تو پھر اُن کے لئے واپس تشریف لانے کا کیا معنی جبکہ اُن کی قبر کشمیر (سری نگر) میں موجود ہے۔مجھے ان کے اِسی دھوکہ سے تعجّب ہوا کہ یا اللہ جِہالت کا بیڑا غرق کیوں نہیں ہوجاتا جبکہ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ واضح اَمر ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام نہ فوت ہوئے نہ ہی اُن کی قبر کا سوال پیدا ہوتا ہے لیکن باطل پَرستی(جھوٹے نظریات کی تقلید) کے سامنے اگر حق بایں معنی خاموش ہوجائے تو باطل سر اُٹھاتا ہوا غریب عوام کو کھا جاتا ہے۔

فقیر خادمِ اِسلام نے قلم کے زور سے یہ مختصر سا کِتابچہ (رسالہ) پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ اَہلِ حق کے لئے تَقوِیَت (قوت) اور اَہلِ باطل کو حق قبول کرنے کی توفیق بخشے اور میرے لئے باعثِ نجات بنائے۔

وَمَاتَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بَاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! مرزائیت کی تَردید (رد کرنے) کے سلسلہ میں مجھے مرزائیوں کے غلط عقائد میں سے ایک قول یہ بھی ملا کہ جناب مرزا صاحب یہ بھی فرما گئے ہیں کہ

وثبت بثبوت قطعی ان عیسیٰ ھاجر إلی ملك كشمير. بعد ما نجاہ اللّٰہ من الصلیب بفضل کبیر و لبث فیه ای مدۃ طویلة حتی مات و لحق الا موات وقبرہ موجود الی الآن فی بلدۃ سری نکر التی ھی اعظم امصار ھذا الخطه۔[1]

(کذا فی رسالہ الھدی والتبصرۃ لمن یری، صفحہ ۱۰۹)

یعنی: اور قطعی طور پر ثابت ہوچکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام نے ملکِ کشمیر کی طرف ہجرت کی اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نےاُن کو اپنے بڑے فضل سے نجات دی اور اُس ملک میں بہت مدّت تک بسے رہے حتیٰ کہ مر گئے دوسرے مردوں کو جاملے اور آپ کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جو خطۂ کشمیر کے سب سے بڑے شہروں میں ہے۔

فائدہ﴾ اِس کے بعد اکمال الدین کا حوالہ دے کر کہا کہ تسلّی واطمینان کے لئے اِس کتاب کو پڑھنا چاہیے کیونکہ اِس میں بیان تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔

مرزا کی اصلی غرض﴾ مسیح کی قبر ثابت کرنے سے مرزا کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فوت ہوگئے اور فوت ہونے والے لوگ واپس نہیں آتے اور اَحادِیث میں جس مسیح کی آمد کا ذکر ہے اُس سے اُن کا مَثِیل (ہم شکل / ہمسر) مراد ہے اور وہ مَثِیل (ہم شکل / ہمسر) غلام احمد مرزا ہے۔

فائدہ﴾ خَیر سے مرزا صاحب کا یہ سارا بیان بالکل غلط اور سراسر بُہتان ہے پھر طُرفہ (حیرت انگیز بات) یہ کہ اُسے ثبوتِ قطعی کا درجہ دیتے ہیں یا تو مرزا صاحب کو ثبوتِ قطعی کا علم نہیں تھا یا دعویٰ کرتے وقت اُس کا خیال دماغ سے اُتر گیا کہ اپنی نبوّت کے بجائے اَہل حق کو اپنی جِہالت کی سَند اپنے ہاتھ سے دے رہا ہوں۔

اہلِ **حق اور اُن کے دلائل**﴾ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے زندہ آسمان پر اُٹھالیا اور پھر آپ آخری زمانہ میں قیامِ قیامت سے پہلے زمین پر نُزول فرمائیں گے اور مدینہ طیبہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو اَقدس میں مَدفون (دفن) ہوں گے۔ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُٹھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاِنَّہٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِہَا۔ (پارہ ۲۵، سورۂ الزخرف، آیت ٦١)

ترجمہ﴾ اور بیشک عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) قیامت کی خبر ہے۔

---

[1] (روحانی خزائن، الھدی والتبصرۃ لمن یری: ۱۰۹، ۱۸/ ۳٦۱، ۳٦۰، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ ۲۰۰۸ء)

فائدہ﴿اِس آیت کو تمام محققین نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قُربِ قیامت کی دلیل بتایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''اَلْأَمْرُ النَّجِيعُ فِي حَيَاةِ الْمَسِيحِ'' میں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔[2]

یعنی: حضرت محمد بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ تورات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اَوصافِ مبارکہ درج ہیں اور اُس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ ابو مودود کہتے ہیں کہ روضہ شریف میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

فائدہ﴿ابو مودود اِسی حدیث کے راوی ہیں اور فرمایا کہ روضہ شریف کے اندر جا کر مُشاہَدہ کرلو (دیکھ لو) کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یاروں کے ساتھ ایک قبر کی جگہ باقی ہے جو تورات کی بات روایۃً اور درایۃً (عقل و نقل کے اعتبار سے) حق ثابت ہوئی۔ حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''جذب القلوب'' میں نقشہ ذیل دکھا کر فرمایا کہ یہ وَضَعِ اَصَح (طریقہ زیادہ درست) ہے۔ نقشہ یہ ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خالی جگہ	سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مَوضِعِ (مقام) قبر سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام	عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم دیوار میں
	سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اِس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن دونوں پیغمبروں اور شَیخَین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر اپنی دوسری سچّی کتاب تورات میں بھی فرمایا جس سے مرزائیت کی تَردید (رد کرنے) کے ساتھ شِیعیّت رافضیت کے بڑے عقیدہ کی جڑ کٹ گئی اور پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شَیخَین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان کتنی بلند ہے۔

اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وِصال شریف کے کئی عرصہ بعد عیسیٰ علیہ السّلام کا وِصال ہو گا اِس سے وہابیت، دیوبندیّت، مودودیّت کی تردید (مخالفت) ہو گئی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عِلم مَافِی الغَد[3] کے قائل نہیں۔

---

[2] (سنن الترمذي، كتاب المناقب عن رسول الله، باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث[illegible]، ص[illegible]، مكتب المعارف للنشر و التوريع)

[3] (یہ وہ علم ہے جو آنے والے وقت، خاص طور پر مستقبل کے حالات، واقعات، یا انجام کے بارے میں ہے۔)

عن عائشة قالت قلت یا رسول اللّٰہ ! إنی أری أنی أعیش بعدک فتأذن لی أن أدفن إلی جنبک فقال وأنی لک بذلک الموضع! ما فیه إلا موضع قبری وقبر أبی بکر وعمر وعیسی ابن مریم[٤]

یعنی: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد مرونگی لیکن آپ سے اجازت چاہتی ہوں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات پہلے مُقدّر ہو چکی ہے کہ میرے ساتھ آپ کے ابا جان اور عمر اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہوں گے۔

فائدہ حدیث شریف میں کتنا چمکتا ہوا بُرہان (روشن دلیل) ہے کہ آپ نے اپنے روضہ شریف میں داخل ہونے والوں کے نام اپنی زندگی میں بتادیئے اور اُس کا نقشہ فقیر نے پہلے ہی عرض کر دیا کہ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرِ مبارک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پاک کے بالکل عَین برابر ہے۔ پھر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرِ مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ مُقدّس کے برابر ہے۔ سبحان اللہ کیا عَجب شان ہے لیکن رافضی شیعہ کیا جانیں اِس راز کو اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم مبارک دیوار کے بیچ میں ہیں اور جو جگہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرہانے خالی پڑی ہے وہ مَدفن (قبر) ہے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا۔ کیا مرزائیت یہ بات بحیثیتِ مِثلیّت بہ مَسیحیّت (مسیحیت کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوئے) ثابت کر سکتی ہے کہ اپنے جعلی مسیح کی قبر مدینہ طیبہ میں ثابت کریں؟

هَاتُوْا بُرْهٰنَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ O (پارہ ۱، سورۂ البقرہ ، آیت ۱۱۱)

ترجمہ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔

لیکن وہ بے چار (بے بس / لاچار) مرزا تو حج جیسی مُقدّس عبادت سے محروم رہا۔ باوجودیکہ بڑا مالدار تھا اور دعوی مسیحیت کی وجہ سے تو فرضِ عین سے بھی بڑھ کر تھا لیکن **تمہید ستان قسمت راچه سود از رہبر کامل** اور مدینہ طیبہ میں قبر تو بجائے ماند جانا بھی نصیب نہ ہوا[٥]۔ یاد رہے کہ مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بروزِ منگل لاہور میں بعارِضہ مرض ہیضہ ٹٹی خانہ (بیت الخلا) میں فوت ہو گیا اور اپنے مَسکن (رہائش گاہ) قادیان میں مَدفون ہوا۔ مزید تفصیل فقیر کے رسالہ "مرزائیت کے ڈھول کا پول" میں دیکھئے۔

فائدہ اِس حدیث شریف کو شیعہ رافضی پڑھ سن کر شیخین سے بُغض و عَداوت (دشمنی و نفرت) سے توبہ کریں اور وہابی، دیوبندی، مودودی پارٹی بھی اپنے غلط عقائد سے باز آجائیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مَافِی الغَد کا پتہ نہیں۔ بھلے مانسو (نیک لوگوں)! حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو بلند ہے آپ کے صدقے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی یہ راز کھل گیا کہ اُنہیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ پوش ہونے کے بعد تک زندہ رہنا ہے

---

[٤] (کنز العمال، کتاب القیامة، باب نزول عیسیٰ علیه الصلوٰة و السّلام، الحدیث، مؤسسة الرسالة)

[٥] مدینہ طیبہ میں دفن ہونا دور کی بات ہے مرزا کو وہاں جانا بھی نصیب نہ ہوا۔

اور دوسرا مسئلہ خود بخود واضح ہے کہ کسی کو کیا پتہ کہ وہ کہاں مریگا لیکن حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بتادیا کہ میرے علاوہ میرے دو رفیق اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام میرے ساتھ ہی مدفون ہوں گے۔

ذكر الحافظ أبو القاسم بن عساكر فى ترجمة عيسى ابن مريم من تاريخه، عن بعض السلف أنه يدفن مع النبى صلى الله عليه وسلم فى حجرته۔ (6)

یعنی: حضرت اِبنِ عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض سلفِ صالحین سے نقل کرکے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں آپ کے ساتھ مَدفون ہونگے۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ

ثم يموت فيدفن معي في قبري فأقوم أنا وعيسى ابن مريم في قبر واحد بين أبي بكر وعمر (٧)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ابھی زندہ ہیں پھر قُربِ قیامت میں فوت ہوں گے اور میرے ساتھ ہی میری قبر میں مدفون ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ علیہ السّلام ایک ہی مَقبرَہ میں سے اُٹھیں گے اور وہ ابو بکر وعمر کے درمیان مدفون ہوں گے۔

سوال﴾ حدیث شریف میں ہے ''من قبر واحد'' اِس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی قبر میں مَدفون ہوں گے اور یہ بالکل غلط ہے۔

جواب﴾ مُلّا علی قاری رحمہ اللہ الباری مرقاة شرح مشکوٰۃ میں اِس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں پر قبر بمعنی مقبرہ اور ''فی'' بمعنی "مِن" کے ہے۔اب مطلب صاف ہے کہ "مِن قَبْرٍ واحِدٍ" بمعنی "فِيْ مَقْبَرَةٍ وَاحِدَةٍ" ہے۔

يدفن عيسى مع النبى فيكون قبره رابعا۔ (٨)

یعنی: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کیساتھ مدفون ہوں گے اِس بناء پر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی چوتھی قبر ہوگی۔

ذكر ابن عساكر؛ أن وفاة عيسى تكون بالمدينة، فيصلي عليه هنالك، ويدفن بالحجرة النبوية (٩)

---

٦ (تفسير ابن كثير، سورة النساء ١٥٩، دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون—بيروت، الأولى ١٤١٩ هـ)

٧ (تحفة الأحوذي، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم ٢٩، دار الكتب العلمية)

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الفتن، باب نزول عيسى عليه الصلاة والسّلام ٥٥٠٨، دار الفكر، سنة النشر ١٤٢٢ هـ ٢٠٠٢ م)

٨ (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب ماجاء فى قبر النبى وابى بكر رضى الله عنهما ٣٣٨، دار الكتب العلمية)

٩ (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، فصل خصائص امة صلى الله عليه وسلم ٣٤٧، دار الكتب العلمية، الأولى ١٤١٧ هـ ١٩٩٦ م)

یعنی: اِبنِ عساکر نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی وفات مدینہ میں ہوگی وہاں پر ہی آپ کا جنازہ پڑھایا جائے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حُجرہ یعنی روضہ میں دفن کئے جائیں گے۔

فائدہ﴾ اِن اَحادِیث و اَخبار میں سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی قبر مدینہ طیبہ میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ہی مُتَعَیَّن (مقرر) ہو چکی ہے اور پھر اِس پر تمام اُمّتِ مُسلِمہ کا اِجماع ہے کہ مرزا کے دعویٰ مسیحیّت سے پہلے تک کسی نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام مر گئے یا اُن کا مزار کشمیر میں ہے نہ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثُبوت ملتا ہے اور نہ ہی کوئی آیت بتاتی ہے نہ صراحۃً نہ کنایۃً اور نہ ہی اِقتضاءً اور نہ دلالۃً اور پھر صحابہ کرام، تابعین، تَبعِ تابعین، اُن کے بعد سلفِ صالحین نے عالَمِ دنیا میں اسلام کا نام بلند کیا کسی نے بھی نہ صراحۃً نہ اشارۃً بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی قبرِ انور کشمیر میں ہے لیکن مرزا صاحب کو کیوں سوجھی وہ اِس لئے کہ جب دعویٰ مسیحیّت کیا تو اُس پر اعتراض ہوتا کہ ارے قسمت کے مارے! تو کبھی مدینہ طیبہ تو نہیں جاسکا اور نہ جانے کے لئے تجھے توفیق نصیب ہوئی اور وہ مسیح علیہ الصلوٰۃ و السّلام تو مدینہ طیبہ میں مدفون ہوں گے تو اِس اعتراض سے بچنے کے لئے اِلہامِ شیطانی کا اعلان کیا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی قبر کشمیر میں ہے لیکنِ اس اِلہام کو وہی مانیں گے جو اُس کے اِلہام کے قائل ہیں ہم تو دلائلِ قاطِعہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا کا یہ اِلہام و دعویٰ سفید جھوٹ اور سراسر غلط ہے جب اُس کا یہ قول جِہالت ہی جِہالت ہے تو اُس کی تمام عمارتِ نبوّت و مسیحیّت و مہدیّت کا یہی حال ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصٰرِ ۝ (پارہ ۲۸، سورۂ الحشر، آیت ۲) **ترجمہ:** تو عبرت لو اے نگاہ والو

عرب کا مقولہ ہے: إن الكذوب قد يصدق۔ [1]

مرزا صاحب نے اپنی کتاب "ضمیمہ انجام آتھم" اور "شھادت القراٰن" میں حدیثِ ذیل نقل کی:

یَنْزِلُ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ وَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ الخ

یعنی: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام آسمان سے زمین پر اُتریں گے نکاح کریں گے اُن کے ہاں اولاد پیدا ہوگی اور زمین میں پینتالیس (۴۵) سال گزاریں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔

اِس حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے متعلق اَہلِ حق کے عقائد کے مطابق مضمون موجود ہے لیکن مرزا صاحب نےِ اس حدیث شریف کی صرف ایک جزئی نکاح کو لے لیا جس سے مرزا صاحب کی شَہوت پرستی کا ثبوت ملتا ہے سچ ہے کہ "بلی کے خواب میں چھیچھڑے"۔ بنان طفیلی سے پوچھا گیا کہ قرآن مجید میں تجھے سب سے زیادہ کون سی آیت پیاری ہے؟ کہا:

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا۔ (پارہ ۱، سورۂ البقرہ، آیت ۶۰) **ترجمہ:** کھاؤ اور پیو۔

---

[10] (الأمثال، باب الرجل المعروف بالكذب تكون منه الصدقة الواحدة أحيانا، دار المأمون للتراث، الأولى ١٤٠٠ھ م)

اِسی طرح مرزاصاحب نے حدیث کے سالِم (صحیح) مضمون کو چھوڑ کر صرف نکاح کے متعلق تحقیق فرمائی اور وہ بھی غلط چنانچہ فرماتے ہیں کہ اِس سے مراد مرزااحمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی محمدی بیگم کے میرے نکاح میں آنے اور پھر اُس سے اولاد کے ہونے کی بَشارت (خوشخبری) ہے چنانچہ ضمیمہ آتھم صفحہ ۵۳ میں فرماتے ہیں کہ حدیث میں اِس نکاح کو مسیحِ مَوعود کی صَداقَت کی علامت خود حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[11]

اقول﴾(۱)جب مرزاصاحب نے اِس حدیث کو اپنے دعویٰ کی دلیل ٹھہرایاتو معلوم ہوا کہ اُس کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے جب یہ حدیث صحیح ہے تو پھر صرف نکاح کی جزئی کو اختیار کرنا جو سراسر غلط ہے اور باقی کو چھوڑ دینا: اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔(پارہ۱، سورۂ البقرہ، آیت۸۵)

﴿**ترجمہ:** توکیاخداکے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔﴾کا حکم مرزاصاحب پر صحیح ہے یانہیں۔

(۲)جب مرزاصاحب کے نزدیک حدیث صحیح ہے تو اُسے ماننا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام مدینہ طیبہ میں مَدفون ہونگے نہ کہ کشمیر میں۔

(۳)جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کا مدینہ طیبہ میں مدفون ہونا صحیح ہوا تو مرزا کی مسیحیّت کا دعویٰ کیسا جبکہ وہ بیچارہ مدینہ منورہ کی حاضری سے بھی محروم رہااور مرا تولاہور میں اور مدفون ہوا قادیان میں۔

(۴)اِس حدیث کو مرزاجی نے اپنی مسیحیّت کی دلیل ٹھہرایاوہ اِس طرح کہ محمدی بیگم سے نکاح کرنے کے نشان بتائے لیکن بے چارہ تادَمِ زندگی محمدی بیگم کے نکاح سے محروم رہا آخراِسی افسوس میں مر گیالیکن محمدی بیگم نہ ملی۔اِس سے اُلٹاوہ دلیل اُس کے گلے پڑگئی جس کو اُس نے نشانِ مسیحیّت بتایاسِرے سے وہ نشان ہی مٹ گیاجب نشان مٹاتو مسیحیّت کافور (ختم) ہوگئی۔

قادیانی سوال﴾اَحادِیثِ مذکورہ کا مضمون مان لیا جائے تو اُس سے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آتی ہے کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جائے گا تو لازماً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کھودنا پڑے گا اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِانور کو کھودنا حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی وگستاخی ہے۔

اسلامی جواب اورالزامی﴾یہ اعتراض دراصل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی پر ہے نہ کہ اَہلِ حق پر کیونکہ اَہلِ حق تو اُن اِرشادات کے صرف ناقل (نقل کرنے والے) ہیں۔اگر مرزائیوں کے اعتراض کو صحیح مان لیا جائے تو حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کی تَنقیص (نقص آنا / کمی) لازم آتی ہے اب ہم مرزائیوں کے غلط خیالات کو مانیں یا محبوبِ خداکے اِرشاد کو جس کا قول حق ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىO[12] کا وعدہ اُنہی کے لئے ہے۔

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ۔(پارہ۷،سورۂ الانعام، آیت۵۰) **ترجمہ:** میں تواُسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوکچھ فرمایاہے وہی حق ہے مرزائی اعتراض بیکار اور بے سُود (لاحاصل) ہے۔

---

[11] (روحانی خزائن، ضمیمہ انجام آتھم:۵۳، حاشیہ، ۱۱/ ۳۳۷، یوکے ۲۰۲۱ء)

[12] (پارہ۲۷، سورۂ النجم، آیت ۳، ۴)﴿**ترجمہ:** اوروہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جوانہیں کی جاتی ہے۔﴾

تحقیقی جواب اَحادِیث میں بار بار "بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ" فرمایا گیا ہے جس میں کسی جاہل کیا اَحمق (بیوقوف) کو بھی وَہم (گمان) نہ ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھودی جائے گی اور پھر ہمارے مذکورہ نقشہ سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام شیخین کے درمیان میں مدفون ہوں گے جس سے ہر شُبہ (شک) اور وَہم دَفع (دور) ہو سکتا ہے لیکن جِہالت و حَماقَت کا کیا علاج۔

مرزا قادیانی کی غلط بیانی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی قبر کشمیر میں ثابت کرنے پر مرزا جی نے کتاب "الکمال الدین" کا حوالہ دیا۔ دھوکہ سازی کا ایک طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی ایک ایسی کتاب کا حوالہ دیا جائے جس کا نام ونشان دینا ناپَید (غائب یا مفقود) ہو لیکن اللہ تعالیٰ جب حق کی صداقَت کا اظہار فرماتا ہے تو اَسباب بنا ہی دیتا ہے چنانچہ مرزا کے زمانے میں یہ کتاب بالکل ناپَید تھی صرف لندن کے کسی ایک کُتُب خانہ میں موجود تھی اور وہ صرف مطالعہ کے لئے وہاں بیٹھ کر مطالعہ کے لئے دے دیتے۔ مرزا صاحب نے سوچ کر اِسکیم بنائی (منصوبہ بندی کی) کہ نہ کوئی لندن جائیگا نہ ہی میرا پول کھلے گا لیکن اُسے کیا پتہ تھا کہ حق ہمیشہ حق ہوتا ہے۔ اُسی زمانہ کے قریب قریب شیخ عبد القادر بیرسٹر وغیرہ نے سِیاحَت (سیر و تفریح) کے سلسلہ میں ولایت پہنچ کر لندن کے کُتُب خانہ میں کتابِ مذکور کا مطالعہ کیا کتاب فارسی زبان میں ہے۔ شیخ صاحب مرزا کے دَعاوی (دعوؤں) کے مقامات نقل کر کے لاہور لائے جو اخبار کے مشہور پیسہ اخبار میں شائع ہوئے بعد تو اللہ تعالیٰ کا یوں فضل ہوا کہ وہی کتاب بہ ترجمہ اردو مَطبع صبحِ صادق لاہور میں بہ نام "تبيهه الغافلين "شائع ہوئی جو آج کل بعض کُتُب خانوں میں شاید مل جاتی ہو۔

کتاب اکمال الدین کا اقتباس اُس کتاب کے مصنّف شیخ اِبنِ بابویہ ہیں اُس کتاب کا نام "اكمال الدين واتمام النعمة " ہے جو شیخ ابن بابویہ نے بسَند خود محمد بن زکریا سے نقل کر کے فرمایا کہ ممالکِ ہند میں ایک بادشاہ تھا جس اَمر کو امورِ دنیا سے چاہتا تواُسے با آسانی مُیسّر ہو جاتا۔ اُس کی مَملَکت (ریاست) میں دین اسلام ہو چکا تھا جب یہ تخت پر بیٹھا تو اَہلِ دین سے بُغض رکھنے لگا اور اُن کو ستانے لگا، بعض کو قتل کروایا اور بعض کو جِلا وطن کر دیا اور بعض اُس کے خوف سے رُوپوش ہو گئے۔

ایک دن بادشاہ نے اُن لوگوں میں سے جو اُس کے نزدیک نظرِ نفرت سے دیکھے جاتے تھے ایک شخص کی نسبت سوال کیا تو وُزراء (وزیروں) نے جواباً کہا کہ چند ایّام سے تارِک الدّنیا ہو کر گوشہ نشین ہو گیا ہے۔ بادشاہ نے اُس کی طلبی کا حکم دیا اور اُسے زُہاد وعِباد (زہد و عبادت) کے لباس میں دیکھ کر سخت ناراض ہوا۔ اُس خُدارَسیدہ بزرگ سے بادشاہ کی بہت باتیں ہوئیں اور اُس نے بہت سبق آموز باتیں بادشاہ کو سنائیں لیکن بادشاہ کو کچھ اثر نہ ہوا بالآخر اُسے اپنی سَلطنت سے نکلوا دیا۔ اُس کے تھوڑے عرصہ بعد اُس بادشاہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اُس کا نام یوذ آسف رکھا۔ نجومیوں نے اُس کی ولادت پر اِتفاق کیا کہ یہ شہزادہ فَرَخندہ طَلعت (خوش قسمت)، نیک اختر اور نہایت اِقبال مند (خوشحال) ہو گا۔ ایک بوڑھے نجومی نے فرمایا کہ یہ سب کچھ دینی سعادت پر مبنی ہے اُسے دنیا کی جاہ وحَشمت (شان و عظمت) سے دور کا واسطہ بھی نہیں میرا اقَوی گمان ہے کہ یہ لڑکا زُہاد وعِباد کا پیشوا ہو گا۔

بادشاہ سن کر نہایت حیران و پریشان ہوا کہ جس بات کا وہ دشمن تھا اُس کے خلاف بات نکلی اُس نے اپنے لڑکے کی تربیت کے لئے حکم دیا کہ اُسے ایک ایسے شہر دور قلعہ بند جگہ میں رکھا جائے کہ جہاں اُس کے صرف خادم ہوں اور بس اور خُدّام کو حکم دیا کہ بچے کے سامنے دین اور یومِ آخرت اور موت کے متعلق کوئی

بات نہ سنائیں تا کہ اُس کے کان میں دین کی باتیں داخل نہ ہوں۔ اُس کتاب میں پھر اُس شہزادے کی تربیت کے حالات اور پھر اُس کے دینی مشاغِل اور ترکِ دنیا اور فَقر فقیری کے قصّے ہیں۔

اِس اِقتباس سے ثابت ہوا کہ ہندوستان کے شہزادگان سے اِس قسم کا ایک شہزادہ یوذ آسف گزرا ہے جو نہایت پاک باطن اور خُدا رَسیدہ بزرگ تھا جس کا مزار کشمیر میں ہے جسے مرزا نے چالاکی سے "یوذ" کے بجائے "یَسوع" بنا کر اپنا اُلو (معاملہ) سیدھا کیا لیکن اہلِ حق نے اُس کی عیّاری (چالبازی)، مکّاری اور غدّاری کا طَشت بَر اَندام (بے نقاب) کر دیا۔

چیلنج﴾ ہمارا تمام مرزائیوں کو چیلنج (Challenge) ہے کہ کتاب "اکمال الدین" کو لایئے اور اُس کا وہی صفحہ نکالئے جس پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی موت اور اُن کی قبر کا بیان ہے لیکن بفضلہِ تعالیٰ نہ ہی اُن کے پاس اپنے دعویٰ کی دلیل ہے اور نہ پیش کر سکتے ہیں۔

مرزا کے دماغ میں خَلل تھا﴾ مرزا قادیانی کی اِسی طرح جتنے بد مذاہب کے نئے فرقے ہیں اُن کی مختلف کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اُن کے یا تو دماغ میں خلل تھا یا کسی بیماری میں مبتلا تھے کہ اپنے ہر قول کی تَردید (مخالفت) خود ہی کر دیتے ہیں مثلاً اِسی مُتنازَع فِیہ کو دیکھئے کہ "الھدی والتبصرۃ لمن یری" میں لکھتے ہیں کہ قَطعی ثبوت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قبر کشمیر میں ہے[13] لیکن اُس کے بر عکس ازالہ ٔاوہام، جلد ۲، صفحہ ۲۳۷ میں لکھتے ہیں کہ ''سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہر گز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔''[14]

دین ہے یا بازیچہ ٔاَطفال (بچوں کا کھلونا) کہ کبھی تو کہے کہ مسیح کی قبر سر نگری کشمیر میں ہے اور کبھی لکھتا ہے گلیل میں۔ جغرافیہ دان جانتے ہیں کہ گلیل اور سری نگر میں بَعدِ المَشرِقَین ہے اور یہ دو مختلف مقامات ہیں کہاں ولایت کشمیر اور کہاں علاقہ ٔشام۔

قادیانی مکر﴾ اَہلِ حق کی اِس گرِفت (پکڑ) پر قادیانی کے پَرستار (حمایتی) جواب دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اِزالہ ٔاَوہام میں پادری صاحبان کے مقابلہ میں یونہی کہہ دیا ہے کہ تمہاری انجیل کا حوالہ اِسی طرح ہے۔

اسلامی جواب﴾ انجیل کو اُٹھا کر دیکھو تو اُس میں یہ مفہوم ہے ہی نہیں جو مرزا نے بیان کیا ہے یہ سب کچھ ایجادِ بندہ (بناوٹی) ہے اگر کوئی مفہوم ہو بھی تو مرزا صاحب اُسی قول کو اپنی پسندیدہ بات سمجھتے ہیں کیونکہ اُس قول کے نقل کرنے سے پہلے کہا سچ ہے۔

قادیانی اعتراض﴾ مرزا صاحب کا "سچ ہے" کہنا بوجہِ انجیل میں موجود ہونے کے لئے نہ کہ فِی نفسِ الامر۔

---

[13] (روحانی خزائن، الھدی والتبصرۃ لمن یری:۱۰۹،۱۸/ ۳۶۱،۳۶۰ ، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)

[14] (ازالہ ٔاوہام، حصہ دوم، ص ۲۳۷، ضیاء الاسلام پریس، باہتمام حافظ حکیم فضل الدین، قادیان، ۱۹ اپریل ۱۹۰۲ء)

اسلامی جواب﴾ یہ بھی ایک دھوکہ سازی ہے کیونکہ اِزالہ ٔاَوہام میں مرزاجی پادریوں کے سامنے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی موت اور مسئلہ صَلیب کو اپنی تحقیق بتارہے ہیں اور اپنی تحقیق میں جوبات ہوتی ہے وہ نفس الامر ہی ہوتی ہے نہ کہ حِکاتی (حکایتی)۔

مرزاصاحب ھواپرست تھے﴾ اِسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ مرزاصاحب نے جو کچھ کیاہے وہ اپنی خواہشات کے تابع (پیروکار) ہو کر کیاہے جب وہ انجیل کو باطل سمجھتے ہیں پھر اُنہیں اپنے دعویٰ کی دلیل کیوں قرار دیتے ہیں حالانکہ اُن کے پاس حق کا معیار قرآن وحدیث کافی ہے لیکن وہ جانتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں اُن کا بُطلان (باطل ہونا) ہے پھر وہ قرآن وحدیث سے اپنا دعویٰ کیسے ثابت کریں اِسی لئے وہ کبھی انجیل کا سہارا لیتے ہیں اور کبھی اَوہامِ باطلہ کا اور کبھی اِلہامِ عاطلہ (بے اثر الہام) کا۔

قادیانی مَکر﴾ کیاانبیاء کی کتابوں میں خصوصاً قرآن مجید میں ناسخ منسوخ نہیں ہوتا؟ مرزاصاحب کے مختلف اَقوال بھی اُسی نَسخ سے ہی سمجھئے۔

اسلامی جواب﴾ سبحان اللہ کیاہی خوب! میرے خیال میں مرزائیوں جیسادنیامیں اَحمق کوئی ہوگا بھلااِس مسئلہ کو نَسخ سے کیا تعلق حکایات میں نسخ نہیں ہوتا اور نسخ توقیتی اَمر [15] بھی نہیں ہوتا دیکھو ناسخ ومنسوخ کے اَبحاث عُلوم تفسیریہ ہیں اور یہ قبرِ مسیح بھی توقیتی اور حِکائیَ اقوال میں سے ہیں فلہذانسخ کا کیا معنی؟

قادیانی مَکر﴾ کیاانبیاء کے لئے اِجتہاد کا دروازہ بند ہے حالانکہ حدیث وتفسیر وفقہ میں ایک باب اِجتہادِ انبیاء بھی ہے۔ قادیانی نبی کا یہ بھی اِجتہاد ہے جو اُنہوں نے اولاً گلیل میں مسیح کی قبر ثابت کی لیکن بعد کو بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہوا کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔

اسلامی جواب﴾ واہ واہ کیا کہنا۔ اِجتہادِ اَنبیاء میں خطا کا نام لینا اپنی خطا کا اعتراف کرنا ہے ورنہ حق یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السّلام کے اِجتہادات حق ہوتے ہیں لیکن جسے ہم خطا کہہ رہے ہیں وہ خطا نہیں ہوتی بلکہ وہ بھی اَمرِ حق ہوتا ہے اگر اُس کے برعکس اَمر ہوتا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ اُنہیں اُس پر اتنا عرصہ قائم نہیں رہنے دیتا۔ چنانچہ اُصول کی مشہور کتاب طوالع الانوار میں ہے:

و تتأكّد في الأنبياء بتتابع الوحي على التذكّرء و الاعتراض على مايصدر عنهم سهواً [16]

بخلاف قادیانی جاہل کے اُسے ازالہ ٔاوہام کو لکھے کئی سال گزرے اور اُس میں قبر مسیح کو گلیل میں سمجھے رہا گویا بقول اُس کے کئی سال اِس غلطی کے اندھیرے میں پڑا پھر مدّتوں بعد " الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ" لکھی جس میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ "مسیح کی قبر کشمیر میں ہے" [17] اِسی لئے ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بے چارے کو علم تو تھا نہیں جب کوئی مسئلہ اپنی رائے اور قیاس سے لکھ دیتا حالانکہ حق اُس کے برعکس ہوتا تو مرزاصاحب کہہ دیتے کہ مجھے وحی ہوئی ہے کہ مسئلہ یوں ہے گویا اپنے آپ کو ایک الزام سے بچانے کی بناء پر باطِل کا سہارا لیتے ہوئے ٹھوکریں کھاتا رہا۔

---

[15] ("توقیتی امر" کا سادہ معنی ہے "وہ حکم یا کام جو کسی خاص وقت یا موقع پر ہوتا ہے"۔)

[16] (طوالع الأنوار للقاضي البيضاوي)

[17] (روحانی خزائن، الھدیٰ: ۱۰۹، ۱۸/ ۳۶۱، ۳۶۰، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ ۲۰۰۸ء)

دلیل قادیانی از آیتِ قرآنی

وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰیَةً وَّ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ ۝ (پارہ۱۸، سورۃ المومنون، آیت ۵۰)

ترجمہ اور ہم نے مریم اور اُس کے بیٹے کو نشانی کیا اور اُنہیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین جہاں بسنے کا مقام اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی۔

فائدہ اِس آیت سے مرزائی صاحبان اِستدلال (دلیل اخذ) کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السّلام کو ایک ایسی جگہ پر قبر کی خبر دی ہے جو اُونچی اور شاداب (خوشگوار اور تروتازہ) ہے اور ایسی صفت کشمیر کی ہے جسے جنّت کی نظیر (مثال) کہا جاتا ہے فلہذا آیت میں مسیح کے متعلقِ اشارہ ہے کہ اُن کی قبر کشمیر میں ہے اور یہ واقعہ اُس وقت ہوا جب کہ مسیح علیہ السّلام سولی سے نجات پاکر مرہم پٹی کرا کرا اپنے علاقہ سے بھاگ کر کشمیر میں جا گُزیں (رہائش پذیر) ہوئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں پر مدفون ہوئے۔

آیتِ قرآنی کی صحیح تفسیر سے قبل قبل اِس کے کہ فقیر اُویسی غُفرلہ آیت کی صحیح تفسیر عرض کرے ناظرین حضرات ذیل کے چند اُمور ذہن نشین فرمالیں۔

(۱) مرزا قادیانی اور اِسی طرح تمام بدمذاہب کے قائدین کی عادتِ ثانویہ (طرزِ عمل) ہے کہ اپنے مُعتقدین و متعلقین کو خوش رکھنے کے لئے اپنے غلط اَقوال اور فاسدہ دَعاوی (جھوٹے دعووں) کے ثبوت میں کبھی تو نہایت ضعیف روایات و مَنقولات سے کام لیتے ہیں، کبھی مَوضُوعات اور من گھڑت باتوں سے اپنے مذہب کی بنیاد کھڑی کرتے ہیں، کبھی قرآنی آیات کے غلط مفہومات پیش کرتے ہیں کہ جنہیں اُن کے اصلی مقاصد سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا مِن جملہ اُن کے قادیانی کا یہ اِستدلال کہ اِس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی قبر کشمیر میں ہونے کی طرف اِشارہ ہے۔

(لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)

(۲) اگر فی الواقع (حقیقت میں) اِس آیت میں مرزا کے مُدّعا کے مطابق اِشارہ ہوتا تو پورے چودہ سو (۱۴۰۰) سال گزرنے پر کسی کو آیت کا مطلب سمجھ نہ آیا یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے بڑے قرآن دان تھے اُنہوں نے بھی اِس کا ذکر نہیں فرمایا۔

(۳) آیت میں نہ کشمیر کا ذکر ہے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی موت کا بیان ہے اور نہ ہی اُن کی قبر کا بیان بلکہ آیت کو اِن باتوں سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔

(۴) آیت میں اتنا ضرور ہے کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ و السّلام اور اُن کی والدہ ماجدہ کو ٹھہرنے کے لئے ایک ایسی جگہ دی گئی جو اونچی اور شاداب تھی اور یہ دونوں صِفتیں (خوبیاں) کشمیر سے مُختَص (خاص) نہیں بلکہ جغرافیہ دان حضرات جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ملک میں بہت سے مقامات موجود ہیں جو رشکِ کشمیر ہیں اور وہ ملک وہی ہے جہاں مسیح علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی ولادت ہوئی جس پر قرآنی آیات شاہدِ عدل ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ چل کر مزید دلائل پیش کئے جائیں گے۔

(۵)اَہلِ علم جانتے ہیں کہ جب آیت میں اَوصاف مُشترَکہ(عام خصوصیات)پائے جائیں تو وہاں یقین کے لئے ایجادِ بندہ(بناوٹ)کو کوئی دَخل نہیں جبکہ آیت کی تفسیر میں خود آیت مل جائے یا اَحادِیث یا اَقوالِ اسلام موجود ہوں۔

مرزا صاحب کا اِستدلال ایجادِ بندہ(من گھڑت)ہے جو اَسلاف تو خیر خود آیاتِ قرآنیہ کے خلاف اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاداتِ مُقدّسہ کے بالکل مُنافی(مخالف)ہے۔

(٦)مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی موت اور پھر اُن کا کشمیر میں مدفون ہونا اُن کے دین میں ضروریات سے ہے کیونکہ اِسی اصول پر تو اُس نے اپنی نبوّت اور مسیحیّت کی گاڑی چلائی ہے اور اُس کا یہ اصول آیت قرآنی کے بالکل مُتضاد(برعکس)ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ ۔(پارہ٦، سورۃ النساء ،آیت ١۵٧)

ترجمہ﴾اور ہے یہ کہ اُنہوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی۔

اور وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔(پارہ٦، سورۃ النساء، آیت ١۵٧، ١۵٨)

ترجمہ﴾اور بے شک اُنہوں نے اُس کو قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف اُٹھالیا۔

جب حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی موت ہی ثابت نہیں تو پھر اُن کا کشمیر کی طرف تشریف لانا اور وہاں مدفون ہونے کے کیا معنیٰ؟

آیتِ قرآنی کا صحیح مطلب﴾آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام اور اُن کی والدہ ماجدہ کو اپنی قدرتِ کاملہ کا ایک نشان بتایا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کو باپ کے بغیر پیدا کیا ہے جبکہ باقی تمام نوعِ انسان کو باپ کے سبب سے پیدا کیا اور جو اَمر بلا سبب(بغیر سبب کے)ہو وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی آیت(نشانی)بن جاتا ہے اِسی لئے انبیاء کرام کے معجزات اور اَولیائے عِظام کی کرامات کو آیاتِ بیّنات سے تعبیر فرمایا ہے یہاں بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی ولادت بغیر پِدر(والد)ہوئی اِسی لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان بنے چنانچہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے تَصریح(صراحت)فرمائی ہے: وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ ۔(پارہ١٦،سورۂ مریم ،آیت ٢١)

ترجمہ﴾اور اِس لئے کہ ہم اُسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں۔

وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝(پارہ٢۵، سورۂ الزخرف، آیت ۵٩)

ترجمہ﴾اور اُسے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے عجیب نمونہ بنایا۔

کبھی صرف عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا نام لے کر اپنی قدرت کا نشان بنایا اور کبھی دونوں کا ذکر کرکے۔ چنانچہ دوسری آیت میں یوں ہے:

وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝(پارہ١٧، سورۂ الانبیاء، آیت ٩١)

ترجمه﴾اور اُسے اور اُس کے بیٹے کو سارے جہاں کے لئے نشانی بنایا۔

فائدہ﴾اِن تمام آیات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی ولادت کو ہی اپنی قدرت کا نشان بنا رہا ہے اور نہ کسی دوسرے اَمر کو۔اِسی لئے اُن کو اور اُن کی والدہ ماجدہ کو اپنی قدرت کا ایک ہی نشان قرار دیا ورنہ یہ تو دو وُجود ہیں اور ہر وجود کو علیحدہ علیحدہ نشانِ قدرت ہونا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دن اور رات کو اپنا نشانِ قدرت بنایا ہے تو اُن کو علیحدہ علیحدہ نشان بتایا۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ ۔(پارہ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۲)

ترجمه﴾اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام اور اُن کی والدہ ماجدہ دو وُجود ہونے کی بِناء پر آیت میں "وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَتَيْنِ "ہونا چاہیے تھا اِسی طرح دوسری آیات میں بھی" اٰيَتَيْنِ "ہونا تھا لیکن نہیں ہر آیت میں"اٰيَةً "آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن کا نشانِ قدرت بننا ایک ہی وقت میں ہونا ہے اور وہ وقتِ ولادت ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام بِلا پِدر (بغیر والد) پیدا ہو رہے ہیں اور اُن کی والدہ ماجدہ بلا شوہر بچہ جَن رہی ہیں اور یہ دونوں اَمر قدرتِ کاملہ کا نشان ہیں ورنہ بقول مرزا یہ آیت قبر عیسیٰ کی نشان کی طرف اشارہ کرتی ہے تو پھر بی بی مریم کی موت بھی کشمیر میں ثابت کریں کیونکہ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی علامت قرار دیا۔ جب یہ بات پورے وُثوق (یقین اور اعتماد) کے ساتھ ثابت ہو گئی کہ اِس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام اور اُن کی والدہ کو نشانِ قدرت بنایا گیا ہے تو بوقتِ ولادت نہ کہ بوقتِ موت اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ آیت کے دوسرے جملے یعنی وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ ۝ [18] کا مطلب کیا ہے۔"وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ الخ"مَعطوف اِلیہ بحرفِ عاطفہ جسے اِتّصال چاہیے اور مَعطوف ہے"وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ الخ" یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام اور اُن کی والدہ کو جب ہم نے نشانِ قدرت بنایا یعنی مسیح علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی ولادت کے وقت تو پھر ہم نے اُنہیں ایک اونچی اور سرسبز و شاداب جگہ پر پناہ دی اور یہ جگہ بی بی مریم کو بوقتِ وَضعِ حمل پیش ہوئی چنانچہ قرآن پاک میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے:

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ج قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّىْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا

(پارہ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۲۲تا۲۵)

ترجمه﴾اب مریم نے اُسے پیٹ میں لیا پھر اُسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی۔ پھر اُسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا بولی ہائے کسی طرح میں اِس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی تو اُسے اُس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا بیشک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔

---

[18]) ﴾ترجمہ: اور انہیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین جہاں بسنے کا مقام اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی۔﴿(پارہ۱۸، سورۂ المومنون، آیت ۵۰)

آیت میں اللہ تعالیٰ نے بی بی مریم کو خوشگوار چشمہ عطا فرمایا جو اُنہیں بوقتِ وَضعِ حمل نصیب ہوا اور یہ دوسرا نشانِ قدرت ہے جو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی ولادت کے وقت ظُہور پذیر ہوا۔

اِن قرآئن (علامات) کے علاوہ قرآن پاک کی تَصریحات موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خوشگوار علاقہ شام بیت المقدس کو قرار دیا ہے اور آیت کے اِجمال دوسری آیات سے کھلتے ہیں جسے تفسیر القرآن بالقرآن کی حیثیت سے بلند مرتبہ حاصل ہوا نہ کہ بقول مرزا علاقہ کشمیر مراد ہے کیونکہ اُس میں تفسیر القرآن بالقرآن تو بجائے خود وہاں تفسیر القرآن باقوال السلف بھی نہیں وہاں تو صرف ایجادِ بندہ ہے اور بس جسے تَحریف القرآن (قرآن کی تبدیلی) کہا جاتا ہے اور یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ ۔[19] (پارہ۵، سورۂ النساء، آیت ۴۶) کی وَعید مرزاجی پر صحیح اُترتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام زمین میں سے جس کے متعلق فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا۔

(پارہ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱)

ترجمہ﴾پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ ۔(پارہ۶، سورۂ المائدہ، آیت۲۱)

ترجمہ﴾اے قوم اِس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے۔

اور فرمایا: وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشٰرِقَ الْاَرْضِ وَ مَغٰرِبَھَا الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْھَا ۔ (پارہ۹،سورۂ الاعراف، آیت ۱۳۷)

ترجمہ﴾اور ہم نے اُس قوم کو جو دبالی گئی تھی اِس زمین کے پورب پچھم کا وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی۔

اور فرمایا: وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَۃً تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖٓ اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْھَا ۔(پارہ۱۷،سورۂ الانبیاء، آیت ۸۱)

ترجمہ﴾اور سلیمان کے لئے تیز ہوا مُسَخَّر (تابع) کر دی کہ اُس کے حکم سے چلتی اُس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی۔

فائدہ﴾اِن آیت میں بلا تاویل واضح ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام اور اُن کی والدہ ماجدہ کو ایسی جگہ پناہ دی جو مقدّس و متبرِّک تھی روحانی طور پر کہ وہاں اَنبیاء کرام رونق اَفروز ہیں اور ظاہری طور پر کہ اُس میں باغات، نہریں، خوشگوار ہوائیں، میوہ جات بکثرت ملتے ہیں جیسے کہ وہاں کی سیاحت کرنے والے خوب جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں اَسلاف نے بھی اُس سے ملکِ شام مراد لیا ہے چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں تحت آیتِ ہذا ہے:

---

[19] (﴿**ترجمہ:** کلاموں کو اُن کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا۔﴾

"وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ "قال المعين الماء الجاری، وهو النهر الذی قال الله تعالی'' قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا "وکذا قال الضحاک، وقتاد" إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ"هو بيت المقدس ـ فهذا والله أعلم هو الأظهر؛ لأنه المذکور فی الآية الأخری. والقرآن يفسر بعضه بعضاً۔[20]

یعنی:"وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ "[21] کہا الْمَعِين سے مُراد بہتا پانی ہے اور وہ ایک نہر ہے جس کے لئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے:(قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا) اور یہ کہا ضحاک نے اور قتادہ نے کہا(إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ) وہ بیت المقدس ہے۔پس یہ بیشک وہ ہے کہ جس کو جانتا ہے اللہ عزوجل سب سے بڑھ کر۔اور یہی مختار قول ہے۔اِس لئے کہ یہ کوئی دوسری آیت میں مذکور ہے اور قرآن کے بعض سے بعض کی تفسیر ہوتی ہے۔

فائدہ﴾بتایئے ہم مرزاجی کے شیطانی اِلہام کو مانیں یا آیاتِ قرآنی کے فرمان کو مانیں اور پھر اَسلاف نے بھی تَصریح (صراحت) فرمادی ہے اور مرزاجی کے پاس سوائے ایجادِ بندہ کے اور کیا رکھا ہے۔

دوسرے طَریق سے﴾(۱) مرزاجی نے کون سی لُغت "وَآوَيْنَاهُمَا" بمعنی "امتنا هما" (ہم نے اُنہیں موت دی) دیکھا ہے اگر کسی لُغت میں ایسے معنی ہیں تو دکھایئے۔

(۲) پھر موت کے بعد کشمیر میں قبر کا ہونا کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

(۳) اگر "آوَيْنَاهُمَا" سے بقول مرزاجی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی موت اور اُن کی قبر کشمیر میں ہونے کا ثُبوت ہے تو پھر ُان کی والدہ کی موت اور قبر بھی اکٹھے کشمیر میں ثابت کریں کیونکہ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے "اٰيَةً" بصیغہ ٔمفرد اور "آوَيْنَاهُمَا" بصیغہ ٔتثنیہ بیان فرمایا ہے جس سے بقول مرزاجی اُن دونوں کی موت اور اُن کی قبر کشمیر میں ہونا لازمی اَمر ہے لیکن بے چارے کہاں سے دلیل لائیں جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے لئے اَحادِیث میں صاف صاف فرمادیا گیا ہے کہ وہ ابھی آسمان پر ہیں قُربِ قیامت میں تشریف لاکر اسلام کا جھنڈا لہرائیں گے اور پھر مدینہ طیبہ میں مَدفون ہوں گے اور اُن کی والدہ کی قبر بیتُ المقدس میں موجود ہے جس کا مرزاجی کو بھی اعتراف ہو گا اور اَہلِ اسلام کے علاوہ جُملہ سیاحین (تمام سیر کرنے والوں) کو بھی علم ہے۔

اِس مختصر تقریر سے مرزاجی کی مسیحیّت ونبوّت کی دیوار کھوکھلی ہوگئ اور باربار کے وار سے اُس کی مسیحیّت ونبوّت کے ذرّات (نظریات) هَبَاءً مَنْثُورًا (بکھرا ہوا مٹی کا دھول) ہوگئے۔

---

[20] (تفسیر ابن کثیر، المومنون۵۰، دار الفکر)

[21] یعنی: انہیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین جہاں بسنے کا مقام اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی۔

الحمدللّٰه والمنۃ والصلوٰۃ و السّلام علیٰ شفیع الامۃ وکاشف الغمۃ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

۱۰ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء

تَتِمّہ

فقیر اُویسی نے رسالہ ہذا ایک عرصہ پہلے لکھا تھا پھر نایاب ہو گیا دوسری اِشاعت میں اُس کے آخر میں ایک اضافہ کیا جاتا ہے وہ یہ کہ جس قادیانی کے لئے نبوّت کی کوشش کی جارہی ہے اُس کے اَخلاق وعقائد کیسے تھے اُس سے مُنصِف (انصاف) مزاج خود سمجھ لے کہ جس شخص کے اَخلاق وعقائد اتنے گھٹیا ہوں وہ کس منہ سے اپنے آپ کو مِثلِ مَسیح یا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا رہا۔

اَخلاقِ مرزا قادیانی ﴿ تمام مسلمان کافر اور جہنّمی ہیں میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور اُن کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ (۲۲)

(انجام آتھم، صفحہ ۶۲، نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰)

"اے بدذات فرقہ مولویان! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر صد افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔" (۲۳) (انجام آتھم، جلد ۸، صفحہ ۴۷، ۶۳)

حکومتِ برطانیہ کی چاپلوسی میں اور جہاد کے خلاف مرزا کا بیان ﴿ انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے، تمہارے لئے ایک برکت ہے، تمہارے یعنی اَہلِ خاندان کے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار درجہ اُن سے انگریز بہتر ہیں۔

"اور یاد رکھو کہ اسلام میں جہاد کا مسئلہ میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں۔" (۲۴) (تبلیغِ رسالت، جلد ۱۰، صفحہ ۱۲۳)

---

[22] (روحانی خزائن نجم الہدیٰ، ۱۴/ ۵۳، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)

[23] (روحانی خزائن، انجام آتھم، حاشیہ، ۱۱/ ۲۱، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)

[24] (ملفوظات حضرت مسیح موعود (نومبر ۱۹۰۶ء تا اکتوبر ۱۹۰۷ء)، ۷ مئی ۱۹۰۷ء، اپنی جماعت کے لئے ضروری نصیحت، ۹/ ۱۸۰ ایو کے ۲۰۰۲ء)

مقاماتِ مقدّسہ کی توہین﴾ ”یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔“[۲۵] (تریاق القلوب، صفحہ ۲۵، ۲۶)

اَہل مغرب یورپین قومیں عیسائی انگریز ناواقف اور نابالغ معصوم بچوں کی طرح ہیں کیا تمہارے نزدیک بچوں کا قتل کرنا جائز ہے؟[۲۶] (نورالحق، جلد ۲، صفحہ ۴۹)

نُزولِ مسیح علیہ السّلام کے لئے حضرت رحمت دوجہاں صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی﴾

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰ بن مریم علیہ السّلام شہر دمشق کی مشرقی جانب میں سفید منارہ پر زرد رنگ کے دو کپڑے (چادریں) پہنے ہوئے، دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے زمین پر ضرور اُتریں گے۔ عادِل حاکم ہوں گے، عیسائیت کی صَلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، مال بکثرت ہو جائے گا، زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہے گا، سب امیر ہوں گے۔

> ”میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رُو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔“[۲۷] (ضمیمہ اربعین، صفحہ ۴، ۳)

مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس (۲۰۔۱۵) مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض دفعہ سو سو (۱۰۰۔۱۰۰) دفعہ دن میں پیشاب آتا ہے اور پیشاب میں شکر بھی ہے اور خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک دوست نے صَلاح دی کہ اِس مرض کے لئے اَفیون مُفید (فائدہ مند) ہوتی ہے میں نے جواب دیا یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا (مذاق) کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ (ریویو آف ریلی خبر بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء، صفحہ ۱۴۹)

انکارِ ختمِ نبوت﴾ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

---

[۲۵] (تریاق القلوب از غلام احمد قادیانی ملعون، ص ۲۶، باہتمام حکیم فضل الدین، مطبع ضیاء السّلام قادیان، ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

[۲۶] (روحانی خزائن، ۸/۲۴۵، نور الحق، ۲/۴۹، ربوہ، پاکستان ۲۰۰۸ء)

[۲۷] (روحانی خزائن، ضمیمہ اربعین نمبر ۴، ۱۷/۴۷۰ تا ۴۷۱، ربوہ پاکستان، ۲۰۰۸ء)

”اب اسمِ محمد کی تجلی ظاہر کرنے کاوقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہوچکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں۔“[۲۸] (اربعین ۴، صفحہ ۱۸،۱۷)

فائدہ اِس تحریر سے معلوم ہوا کہ مرزاصاحب نے حضور ختمی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت اور ختمِ نبوت سے انکار کرکے یہ ظاہر کیاہے کہ اُس زمانہ میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی رسالت اور شریعت محمدیہ کی کچھ ضرورت اور اِحتیاج باقی نہیں اور اُس کے بجائے دینِ مرزاہی کی ضرورت ہے اور مرزاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جُملہ مَدارج ومَراتِب پر مُسلّط ہے۔

آدم کاماں باپ

مرزاصاحب لکھتے ہیں:

”میں بھی تَوام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرتِ آدم سے مشابہ ہوں۔ (آدم علیہ السّلام کی نسبت کہا گیا تھا کہ) وہ جوڑہ یعنی تَوام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی بعد اس کے وہ (آدم) پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اِسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو میں توام پیدا ہوا۔ اوّل لڑکی اور بعدہٗ میں پیدا ہوا۔“[۲۹] (تذکرۃ الشہادتین، صفحہ ۳۳)

فائدہ یعنی جس طرح مرزاماں باپ کے ذریعہ پیدا ہوئے اُسی طرح حضرتِ آدم اور حضرت حوانے بھی بذریعہ والدین ولادت فرمائی اور دونوں ایک ہی ماں سے پیدا ہوئے۔ مرزاصاحب کا اندازِ تحریر اگرچہ ستاخانہ اور مُلحِدانہ ہے تاہم ایک نئی تھیوری(Theory)اور نئی دریافت کی۔ داد دیجئے کہ حضرت آدم وحوا علیہ السلام ورضی اللہ عنہا کے لئے بھی والدین ثابت کئے۔

اَحادِیث نبویہ پر مرزا قادیانی کا استہزاء

”صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تواُن کالباس زرد رنگ کاہوگا۔ اُس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیالغو خیال ہے۔۔۔ تو یہ معقول تعبیر ہوگی کہ حضرت مسیح اپنے ظُہور کے وقت یعنی اُس وقت میں کہ جب وہ مسیح ہونے کا دعویٰ کریں گے کسی قدر بیمار ہوں گے اور حالت صحت اچھی نہیں رکھتے ہوں گے کیونکہ کتبِ تعبیر کی رو سے زرد رنگ پوشاک پہننے کی یہی تاویل ہے۔“[۳۰] (ازالہ اوہام، جلد ا، صفحہ ۸۲،۸۱)

”ہاں دو مرض میرے لاحقِ حال ہیں ایک بدن کے اُوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں اوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور یہ دونوں مرضیں اُسی زمانہ

---

[۲۸] (روحانی خزائن، ضمیمہ اربعین نمبر ۴، ۱۷/ ۱۴ تا ۱۵، ربوہ پاکستان، ۲۰۰۸ء)

[۲۹] (روحانی خزائن، تذکرۃ الشھادتین: ۳۴، ۲۰/ ۳۵، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشن لمٹڈ، یوکے)

[۳۰] (روحانی خزائن، ازالہ اوہام، حصہ اول: ۸۱، ۳/ ۱۴۲ تا ۱۴۳، ضیاءالاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)

سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامُور مِن اللہ ہونے کا شائع کیا ہے میں نے اُن کے لئے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا۔"[۳۱] (حقیقۃ الوحی، صفحہ ۳۰۷)

شق القمر سے انکار مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور کفار نے اُس معجزے کو دیکھا۔ اُس کے جواب میں کہنا کہ ایسا وُقوع میں آنا خلافِ ہیئت ہے یہ سراسر فُضول باتیں ہیں۔"[۳۲] (چشمہ معرفت)

یعنی پیغمبرِ قادیان نے آیۃ کریمہ: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ [۳۳] کے ماننے سے صریحاً انکار کر کے معجزہ شقّ القمر کو فُضول کہہ دیا ہے۔

فائدہ لطف یہ کہ مرزا صاحب نے خود تو لاکھوں معجزات اپنے سے منسوب کر دیئے اور جنابِ ختمی مَرتبت کے معجزات سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ خلافِ علم ہیت اور سراسر فضول ہیں حالانکہ وہ تمام واقعات حیرت انگیز وخوارِق کو اپنی نبوّت کی صَداقت پر بطورِ دلیل و شُبہات پیش کرتے رہے لیکن آخر مَراقی[۳۴] ہی تھے نا۔ ایک وقت میں ایک بات سے انکار کیا اور دوسرے وقت میں اُسی بات کا اقرار کر لیا اور یہی اَنبیائے کاذِبین کی علامتِ فارِقہ ہے۔[۳۵]

حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی بعثت دوبارہ مرزا صاحب لکھتے ہیں یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی انتظار کر رہے ہیں۔ مگر قرآن شریف ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے کیونکہ افاضہ بغیر بعث غیر ممکن ہے اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے۔"[۳۶] (تحفہ گولڑویہ)

حضرت مسیح کے نُزول کا جو عقیدہ مسلمانوں میں چودہ سو سال سے چلا آیا ہے اور جس کا ثبوت اَحادِیث نبوّیہ میں موجود ہے مرزا صاحب اُس سے تو انکار کرتے ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کروڑہا مسلمانوں کو نادان کہہ کر پکارتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے پر عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ اُسی جسم وزندگی کے ساتھ دوبارہ مَبعوث ہوں گے جس جسم وزندگی کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بعثت

---

[۳۱] (روحانی خزائن، حقیقۃ الوحی:۳۰۷، ۲۲/ ۳۲۰، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)

[۳۲] (روحانی خزائن، چشمہ معرفت:۴۲، ۲۳/ ۴۱۱، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)

[۳۳] **(ترجمہ)** پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔) (پارہ ۲۷، سورۂ القمر، آیت ۱، ۲)

[۳۴] (یہاں "مراقی" کا مطلب ہے کہ وہ واقعات محض اعلیٰ مقاصد تک پہنچنے کے لیے ایک ذریعہ یا مرحلہ تھے، نہ کہ خود اصل مقصد۔

[۳۵] (یہی جھوٹے انبیاء کی پہچان کی خاص علامت ہے۔)

[۳۶] (روحانی خزائن، تحفہ گولڑویہ:۹۵، حاشیہ، ۱۷/ ۲۴۹، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)

فرمائی تھی۔ فرمایئے کیا کوئی مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانی پر ایمان رکھتا ہے؟ یقیناً اُس کا جواب نفی میں ہو گا مگر مرزا صاحب کا عقیدہ عجیب قسم کا ہے کہ وہ نُزولِ مسیح پر ایمان رکھنے والوں کو تو نادان کہتے ہیں اور نُزولِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عقیدہ رکھنے والوں کو کامل الایمان۔

انکار معراجِ جسمانی﴾ مرزا صاحب لکھتے ہیں میں جسم کے ساتھ معراج کا بے شک قائل ہوں مگر اِس بات کا قائل نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج اُس جسمانی خاکی کے ساتھ ہوا۔ (اخبار الحکم قادیان، ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء)

فائدہ﴾ تو پھر "جسم" سے مراد کیا ہے؟ عام مسلمان تو ختمی رسالت کے معراجِ جسمانی کے قائل ہیں مگر مرزا صاحب نے اُس سے صاف انکار کیا ہے اور یہ انکار گویا معراج ہی سے منکر ہونے کے مُترادف (برابر) ہے۔

جنت ودوزخ کا انکار﴾ پیغمبرِ قادیان لکھتے ہیں اب تک جس قدر انبیاء و اَولیاء وفات پا چکے ہیں وہ جنّت میں تو ہیں مگر اُس جنّت میں نہیں جس میں قیامت کے روز اُن کو جانا ہے اور نہ وہ اَشرار (شریر لوگ) اُس دوزخ میں ہیں جن میں مرنے کے بعد داخل کیا جائے گا اُن کو تو عذاب محسوس کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جس طرح حکماء مُسہّل (دوائی دینے) سے پہلے مُنضِّجات ونُقوع (صفائی کرنے والی دوائی) وغیرہ پلاتے ہیں۔ (ڈائری احمدیہ)

فائدہ﴾ اِس تحریر میں مسیحِ قادیان نے گویا باتوں ہی باتوں میں بڑی خوبصورتی سے اصلی جنّت و دوزخ سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اَخیار و اَشرار (اچھوں یا بروں) کو جو کچھ جزا یا سزا ملتی ہے وہ محض بُروزی رنگ میں ہے چونکہ مسیح الدجّال خود مُدّعی بُروز تھے اِس لئے جو چیز آپ کو نظر آئی ظِلّی و بُروزی ہی نظر آئی اور کسی بات کی حقیقت نہ کُھل سکی۔

تمام مرزائیوں کا جنازہ﴾ مرزا کے مُریدِ خاص مفتی محمد صادق اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں ایک دن بعد نمازِ جنازہ ایک شخص نے دعا کے لئے عرض کیا تو مسیحِ مَوعود نے فرمایا کہ "میں نے تم سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔"[۳۷]

کیوں بھئی مسلمانو! کبھی کسی زندہ اور چلتے پھرتے آدمی کا بھی جنازہ پڑھا گیا اور کیا قرآن وحدیث میں زندوں کا جنازہ پڑھنے کا حکم ہے؟ اگر نہیں تو اِس ایجاد و اِختراع کا سہرا بھی مرزا قادیان کے سر بندھا ہے جو اپنے مُریدوں کا اُن کی زندگی ہی میں جنازہ پڑھ دیا کرتے تھے۔ ایک مردہ مذہب کے پیروؤں کو انعام بھی ایسا ہی ملنا چاہیے تھا۔

قضاء روزہ کے اَحکام﴾ مفتی محمد صادق اپنی اُسی ڈائری میں لکھتے ہیں کمزوروں کو اجازت دیتے تھے کہ روزہ نہ رکھیں اور حاملہ مَستورات (عورتوں) کو بھی کہ روزہ نہ رکھیں۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں سخت گرمی کے لمبے دن تھے تو مجھے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کا جسم کمزور ہے آپ اِن دنوں روزہ نہ رکھا کریں اِس کے عوض (بدلے) سردیوں میں رکھ لیں۔

فائدہ﴾ یہاں کمزوری کی صراحت نہیں کی گئی۔ مطلب یہ کہ شریعتِ مرزا میں ہر وہ شخص جو ذرا کمزور اور دبلا پتلا ہو جائے اُس پر روزہ رکھنا حرام ہے اور یہ قضا سردیوں میں پوری کی جا سکتی ہے۔

---

۳۷) (تذکرۃ المھدی از پیر سراج الحق نعمانی قادیانی، حصہ اول، جان محمد مرحوم قادیانی کا جنازہ، ص۷۹، ضیاء الاسلام پریس، قادیان، جون ۱۹۱۵ء)

نفلی روزوں کا اِخفاء اُسی ڈائری میں لکھا ہے نفلی روزوں میں جن کی خبر کسی کو نہ ہوتی تھی آپ (مرزا صاحب) سحری نہ کھاتے تھے اور دوپہر کا کھانا جو آتا تھا فُقراء کو تقسیم کر دیتے تھے۔

فائدہ یعنی قادیانیت کا بانی نفلی روزے چُھپ چُھپ کر چوری چوری رکھتا اور سخت اِخفاء واِکتام (رازداری) سے کام لیتا تھا تاکہ کسی پر ظاہر نہ ہو سکے کہ وہ روزہ سے ہے۔ گھر سے دوپہر کا کھانا منگوالیا اور فقیروں میں بانٹ دیا کیوں جی؟ کیا یہ اسلامی تعلیم ہے یا یہ کچھ اور؟ کیا اسلام یہی کہتا ہے کہ سحری نہ کھاؤ، چوری چھپے روزے رکھو، اپنا روزہ کسی پر ظاہر نہ کرو اور گھر سے منگوا کر لوگوں میں تقسیم کر دو؟

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی ۔

خدا نمازی اور روزے دار خدا پابندِ صَوم وصلوٰۃ (روزہ اور نماز کا پابند) ہے۔ مرزا جی لکھتے ہیں خدا فرماتا ہے: "افطر واصوم" میں نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا اور میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ (البشریٰ، جلد دوم، صفحہ ۷۹)

فائدہ یعنی مرزا صاحب کا خدا نماز، روزہ کا بھی پابند ہے اور وہ لوگوں کی طرح نماز پڑھتا اور روزے رکھتا ہے۔

نئی خدائی مرزا صاحب لکھتے ہیں: "میں نے نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی سے بناتے ہیں۔"[۳۸] (حقیقۃ الوحی)

"میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے اور پھر میں نے کہا آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔"[۳۹] (چشمۂ مسیح)

نوٹ اُس کے مزید عقائد ومسائل فقیر کی کتاب "آئینہ مرزائیت نما" میں پڑھئے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

نوٹ اگر اِسے علیحدہ رسالہ کی شکل میں شائع کیا جائے تو اِس کا نام رکھا جائے "مرزا کے عقائد واَخلاق"۔

۳۸ (روحانی خزائن، کتاب البریہ، ۱۳/۱۰۵، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)

۳۹ (روحانی خزائن، چشمہ مسیحی: ۵۸، حاشیہ، ۲۰/۳۷۵، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ۲۰۰۸ء)